

## 14234-وضوء میں نیا مساجد کردہ طریقہ

### سوال

جب میں وضوء کرتی ہوں تو بسم اللہ پڑھ کر شروع کرتی ہوں، اور پھر نیت کرتے ہوئے "میں نے طہارت وضوء کی نیت کی" الفاظ کرتی ہوں، اور یہ الفاظ میں ہر عضو ہوتے وقت کرتی ہوں جس کا دھونا واجب ہے مجھے علم ہے کہ آپ نے وضوء کرتے وقت کی دعاء بیان کی دی ہے، لیکن میں یہ جاننا چاہتی ہوں کہ کیا آپ کی دعاء کے بدله میں جو کچھ کرتی ہوں کیا میں اسی طرح کرتی رہوں؟

اگر آپ میرے اس عمل اور فعل کے مخالف چیز تائیں گے تو میں آپ کی نصیحت پر عمل کروں گی۔

### پسندیدہ جواب

مسلمان شخص کے لیے ضروری ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کرے جس طرح مشرع ہے، اور عبادات تو قبیلی ہوتی ہیں، یعنی ان میں تغیر و تبدل نہیں ہو سکتا، اس لیے کسی بھی قسم کی کوئی عبادت بغیر دلیل نہیں کی جاسکتی، اور جو کوئی شخص بھی کسی ایسی چیز پر عمل کرے گا تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نہیں بتائی تو اس نے اللہ تعالیٰ کے دین میں ایک نئی چیز مساجد کی جسے بدعت کے نام سے پہچانا جاتا ہے، اور اس کا وہ عمل مردود ہو گا، کیونکہ کسی بھی عمل کے قبول ہونے کی شرطیں ہیں جب تک یہ دونوں شرطیں عمل میں نہ ہو وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں قابل قبول نہیں:

### پہلی شرط:

اخلاص: یعنی وہ عمل اللہ تعالیٰ کے لیے خالص ہو۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿(اور انہیں تو صرف یہی حکم دیا گیا ہے کہ وہ خالص اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں، اور اسی کے دین کو خالص رکھیں)﴾۔ البیہقی۔

### دوسری شرط:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیر وی اور متابعت:

یعنی وہ کام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کے مطابق ہو:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿(اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تھیں جو کچھ دین اسے لے لیا کرو اور جس چیز سے منع کریں اس سے رک جایا کرو)﴾۔ الحشر۔

چنانچہ عبادات میں کوئی بھی نئی چیز مساجد کرنا جائز نہیں جسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان نہ کیا ہو، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"جس نے بھی کوئی ایسا عمل کیا جس پر ہمارا حکم نہیں تو وہ کام مردود ہے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (2697) صحیح مسلم حدیث نمبر (1718)

امام ترمذی نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے عرباس بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث بیان کی ہے، اس میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"تم میری سنت کو لازم پکڑو، اور خلفاء محدثین کے طریقہ کو، اسے مضبوطی کے ساتھ پکڑو، اور نئے نئے امور سے اجتناب کرو، کیونکہ ہر نئی چیز بدعت ہے، اور ہر بدعت گمراہی ہے"

سنن ترمذی کتاب المسند حدیث نمبر (3991) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے صحیح سنن ابو داود حدیث نمبر (3851) میں اسے صحیح فرار دیا ہے۔

اس لیے مسلمان شخص کو چاہیے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی شریعت سے تجاوز ممکن کرے، اور وہی کام کرے جو مسروع ہیں۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضوء کا طریقہ بیان کیا ہے، اور کسی ایک صحابی سے بھی یہ منقول نہیں اس لیے جو طریقہ نبی علیہ السلام کا ہے اسی پر عمل کرنا واجب ہے۔

شیعۃ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالیٰ نیت کے الفاظ زبان سے ادا کرنے کا مسئلہ بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں:

"نیت کے الفاظ زبان سے ادا کرنے مسح نہیں، کیونکہ یہ بدعت ہے نہ تور سول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا منقول ہے، اور نہ ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کسی امتی کو نیت زبان سے کرنے کا حکم دیا، اور نہ ہی کسی مسلمان شخص کو اس کی تعلیم دی، اگر یہ مشور اور مسروع چیز ہو تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام اس میں اہمال سے کام نہ لیتے، باوجود اس کے کہ امت اس میں ہر دن اور رات بتلا ہے، بلکہ زبان سے نیت کی ادائیگی تو مانقص عقل اور مانقص دین کی نشانی ہے۔

دیکھیں: مجموع الفتاویٰ ابن تیمیہ (22/231).

اور دوسرے مقام پر اس طرح کہتے ہیں:

لوگوں نے جتنی قسم کی بھی نیت زبان سے کرنا مساجد کریا ہے تکمیر تحریکہ اور تبلیغ سے قبل، اور وضوء و طہارت کرتے وقت، اور باقی سب عبادات میں زبان کے لیے نیت کرنی بدعت ہے، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مسروع نہیں کیا، اور مسروع عبادات میں جو کچھ بھی زیادہ نئی مساجد کی جائے جسے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسروع نہیں کیا وہ بدعت ہے، بلکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم عبادات ترک کرنے پر مدامت کرتے تھے، تو انہیں بجالان اور اس کی مدد و معاونت کرنا بدعت و گمراہی ہے۔

دیکھیں: مجموع الفتاویٰ ابن تیمیہ (22/223).

وضوء سے قبل اور بعد میں پڑھی جانے والی دعائیں معلوم کرنے کے لیے آپ سوال نمبر (2165) کے جواب کا مطالعہ کریں۔

چنانچہ مسلمان شخص کو وہ کام نہیں کرنا چاہیے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا، اور نہ ہی اس کا حکم دیا ہے، اور دین میں نئی نئی مساجد اس کرنے سے اجتناب کرنا چاہیے، کیونکہ دین میں بدعتات کی مساجد اہل کتاب سے مشابہت ہے، مسلمان کو اپنے دین کی تعلیمات حاصل کرنی چاہیں تاکہ وہ بدعتات میں نہ پڑ جائے۔

واللہ اعلم۔